احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

جمعہ 24- ستمبر 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

جمعہ 24- ستمبر 1999ء - 13 جمادی الثانی 1420 ہجری - 24- تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 216

دعا اور صدقہ

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اپنے مریضوں کا علاج صدقہ و خیرات سے کرو اور بلاؤں کے طوفان کا دعا اور تضرع سے مقابلہ کرو۔

(الترغیب و الترھیب کتاب الصدقات باب الترغیب فی اداء الزکوۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صدقات و خیرات سے بلا کے ٹلنے کا ذکر ہوا۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ۔

ہاں یہ بات ٹھیک ہے۔ اس پر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تقدیر کے دو حصے کیوں ہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ بعض دفعہ سخت خطرناک صورتیں پیش آتی ہیں اور انسان بالکل مایوس ہو جاتا ہے، لیکن دعا و صدقات و خیرات سے آخر کار وہ صورت ٹل جاتی ہے۔ پس آخر یہ ماننا پڑتا ہے کہ اگر معلق تقدیر کوئی شے نہیں ہے اور جو کچھ ہے مبرم ہی ہے تو پھر دفع بلا کیوں ہو جاتا ہے؟ اور دعا و صدقہ خیرات وغیرہ کوئی شے نہیں ہے۔ بعض ارادے الٰہی صرف اس لئے ہوتے ہیں کہ انسان کو ایک حد تک خوف دلایا جاوے اور پھر صدقہ و خیرات جب وہ کرے تو وہ خوف دور کر دیا جاوے۔ دعا کا اثر مثل نر و مادہ کے ہوتا ہے کہ جب وہ شرط پوری ہو اور وقت مناسب مل جاوے اور کوئی نقص نہ ہو تو ایک امر ٹل جاتا ہے۔ اور جب تقدیر مبرم ہو تو پھر ایسے اسباب دعا کی قبولیت کے بہم نہیں پہنچتے۔ طبیعت تو دعا کو چاہتی ہے مگر توجہ کامل میسر نہیں آتی اور دل میں گداز پیدا نہیں ہوتا۔ نماز سجدہ وغیرہ جو کچھ کرتا ہے اس میں بدمزگی پاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجام بخیر نہیں اور تقدیر مبرم ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 67-68)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

ربوہ 22- ستمبر- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم امیر صاحب مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں موصول ہونے والی اطلاع ذیل میں درج ہے۔

22- ستمبر- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔

ماہر ڈاکٹروں کا علاج جاری ہے۔ حضور ایدہ اللہ دفتری امور سر انجام دے رہے ہیں۔

جملہ احباب کرام اپنی دعاؤں میں حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور جلد اور کامل شفایابی کیلئے خصوصی دعاؤں کا التزام جاری رکھیں۔ خداوند کریم پیارے آقا کے تمام دینی منصوبوں کو اپنی تائید و نصرت سے کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین

دعا سے فوراً شفا ہو گئی

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور" مونگ (ضلع منڈی بہاؤالدین) میں دعوت الی اللہ کے لئے 5- اپریل 1920ء کو تشریف لے گئے۔ اگلے روز ان کے سامنے ایک احمدی بزرگ چوہدری عمر بخش صاحب نے قادیان جا کر بیعت کرنے کا واقعہ بایں الفاظ بیان فرمایا:۔
(اس وقت ان کی عمر 65 سال کے قریب تھی)

"جب میں اپنے گاؤں سے نکلا تو میرے کنبہ والے بہت جوش و خروش میں آئے اور ایک طرح ان کے گھر ماتم پڑ گیا وہ میری تلاش میں ہاتھوں میں لاٹھیاں لئے ہوئے نکلے مجھے جب معلوم ہوا کہ میرے مارنے کے لئے پیچھے لگے آ رہے ہیں تو میں ایک گیہوں کے کھیت میں جا چھپا وہ میرے متعلق باتیں کرتے ہوئے کھیت کے پاس سے گذر گئے اور میں ان کی باتیں سنتا تھا لیکن انہوں نے مجھے نہ دیکھا اور جا کر اسٹیشن پر تلاش کیا اور مجھے نہ پایا آخر خائب و خاسر واپس لوٹے۔ جب وہ اس کھیت کے پاس سے جس میں میں چھپا ہوا تھا گذر گئے تو میں اس کھیت سے نکل کر پہلے اسٹیشن منڈی بہاؤالدین (جہاں سے میں نے سوار ہونا تھا) اور دوسرے اسٹیشن چیلیانوالہ کو چھوڑتا ہوا تیسرے اسٹیشن ڈنگہ پر جا پہنچا اور وہاں سے پھر سوار ہو کر قادیان پہنچا۔

جب میں قادیان پہنچا تو ان دنوں حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) باغ میں رہتے تھے۔ میں نے عصر کی نماز کے بعد حضرت (صاحب) کے دست مبارک پر بیعت کی جب بیعت کر چکا...... میں نے عرض کیا مجھے دیر سے ورم طحال ہے اس کے لئے آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس مرض سے مجھے شفا دے اور میں نے اپنی قمیض اٹھا کر آپ کو دکھایا۔ اس جگہ ورم تھا۔ آپ نے وہاں ہاتھ لگایا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ بہت دیر تک دعا کی جونہی حضرت صاحب نے دعا ختم کر کے اپنے ہاتھ اپنے چہرہ مبارک پر ملے اور میں نے اپنا ہاتھ اپنے پیٹ پر ملا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اثنائے دعا میں ہی میرے پیٹ سے کوئی تلی نکال کر لے گیا اور ورم وغیرہ سب کچھ جاتا رہا **اور فوراً شفا ہو گئی اس دن سے 15 سال ہوئے آج تک مجھے پھر مرض طحال نہیں ہوئی"**

(اخبار الحکم قادیان 14-21- اپریل 1920ء صفحہ 1-2)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

سحر ضرور آئے گی

یہ لمحے انتظار کے
خیالِ بے قرار کے
جو شب کے پنجۂ ستم میں کٹ رہے ہیں دیر سے
یہ لمحے جن کی داستاں
طویل سے طویل تر
حقیقتوں کے روپ میں
عظیم سے عظیم تر
مرے دلِ فگار کے
یہ لمحے انتظار کے
خیالِ بے قرار کے
طیور جو قفس میں بال و پر کٹے اسیر ہیں
کبھی خیال و خواب میں
جو آ کے اپنے درد کی
کہانیاں سنا گئے
ہمیں بھی یاد آ گئے
وہ روز و شب بہار کے
یہ لمحے انتظار کے
خیالِ بے قرار کے
انہی کے دم سے نکہتیں ہیں گلشنِ خیال میں
نظر پہ جن کی قہر ہے
حریف سارا شہر ہے
مگر عجیب بات ہے
کہ مطمئن حیات ہے
دل و نظر سنوار کے
یہ لمحے انتظار کے
خیالِ بے قرار کے
لبوں سے ان کے لالیاں نہ چھن سکیں گی دوستو
کہ جن کے رنگ روپ سے
حیات سرخرو ہوئی
وہی سحر کی روشنی
وہی جمالِ زندگی
یہ لفظ کردگار کے
یہ لمحے انتظار کے
خیالِ بے قرار کے
کوئی قفس میں جا کے اپنی آبرو بڑھا گیا
کسی کا خون بے گناہ
رہِ وفا سجا گیا
لہو کی بوند بوند سے
چراغِ حق جلا گیا
وہ جان اپنی وار کے
یہ لمحے انتظار کے
خیالِ بے قرار کے
نصیبِ دوستاں یہ امتحاں کڑا سہی مگر
یقینِ بے گمان سے
خراجِ جسم و جان سے
یہ خون رنگ لائیں گے
تو سب مٹائے جائیں گے
نشان اس غبار کے
یہ لمحے انتظار کے
خیالِ بے قرار کے
ابھی ہیں زلفِ تیرہ شب کی مستیاں عروج پر
مگر یقیں کی راہ میں
حسین رتوں کی چاہ میں
یہ رات ڈھل ہی جائے گی
سحر ضرور آئے گی
یہ شامِ غم گزار کے
یہ لمحے انتظار کے
خیالِ بے قرار کے

ڈاکٹر حافظ فضل الرحمان بشیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کرسکتے ہیں۔

ربوہ 18-اکتوبر 82ء

مرتبہ-یوسف سلیم ملک صاحب

دینی اور دنیوی علم میں توازن ضروری ہے

آپ اپنے دینی علم کی دنیاوی علم کے ساتھ مطابقت پیدا کریں اور دنیاوی علم کو بالکل الگ دائروں میں ایسے رستوں پر نہ ڈال دیں کہ جن کا دینی علم کے ساتھ کوئی جوڑ ہی نہ ہو یہ دونوں سڑکیں ہیں جو ایک دوسرے کے متوازی چل رہی ہوں لیکن وہ سڑکیں جن میں کوئی چوراہا ایسا نہ ملتا ہو جہاں ایک دوسرے کے ساتھ ٹریفک کا تبادلہ ہو سکے' وہ اس طرح مفید نہیں ہوا کرتیں جس طرح وہ سڑکیں مفید ہوتی ہیں جہاں بار بار آپس میں تعلقات کے لئے چوراہے بنائے جاتے ہیں سڑکیں ایک دوسری کے ساتھ ضم ہوتی ہیں اور ایک سڑک کی ٹریفک دوسری سڑک کی طرف منتقل ہو سکتی ہے۔

پس ہیں تو یہ الگ الگ سڑکیں اس میں کوئی شک نہیں۔ بظاہر الگ الگ ہیں مگر چوراہے ضروری ہیں اور قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو آپ کو بکثرت یہی نظر آئے گا۔ دین کی گفتگو ہو رہی ہے تو اچانک خدا تعالیٰ ذہن کو قانون قدرت کے کسی Phenomena یعنی کسی جلوہ یا کسی اصول کی طرف منتقل کر دیتا ہے قانون قدرت کی بات شروع کرتا ہے تو اچانک ذہن کو دین کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور اس کثرت کے ساتھ ان دونوں میں چوراہے موجود ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ گویا ان کا ایک دوسری کے ساتھ تانا بانا بنا ہوا ہے اس کثرت سے اور بار بار سڑکیں ملتی ہیں کہ علیحدگی کا گمان مٹ جاتا ہے۔

اس کا جو نقشہ قرآن کریم نے کھینچا ہے۔ وہی مومن کا نقشہ ہونا چاہئے یہ تو نہیں کہ قرآن کائنات کا کوئی اور نقشہ بنا رہا ہو اور ہم اپنا نقشہ کوئی اور بنا رہے ہوں اس لئے دینی علم اور دنیاوی علم کا آپس کا انطباق کرنا بہت ضروری ہے یعنی ذہنی Channels کی اس طرح بار بار اصلاح کرنا کہ ہر بات خودبخود ایک دوسرے کے ساتھ منطبق ہوتی چلی جائے۔ یہ بہت اہم اور ضروری کام ہے۔

چرچ اور سائنس میں چپقلش

گزشتہ ایک دو صدیوں میں بہت بڑا ظلم ہوا ہے سائنس جب یورپ میں بیدار ہوئی تو اس وقت چونکہ چرچ کے خلاف ایک بغاوت کا دور بھی تھا اور چرچ نے بھی سائنس کے خلاف بڑا ظالمانہ رویہ اختیار کر رکھا تھا اس لئے رفتہ رفتہ سائنس دانوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ سائنس بالکل الگ چیز ہے اور مذہب بالکل الگ چیز ہے یعنی انہوں نے بغاوت کی راہ اختیار کرتے ہوئے مذہب کو نہ صرف ایک الگ چیز سمجھا بلکہ اسے ایک بوسیدہ اور بے معنی اور لغو اور بے دلیل چیز سمجھنے لگ گئے اور سائنس کو معقولات کی دنیا، دلائل کی دنیا۔ مشاہدات کی دنیا۔ تجارب کی دنیا۔ محسوسات کی دنیا سمجھنے لگ گئے۔

سائنس سے مراد دہریت

مذہب اور سائنس کے درمیان دوری کا نتیجہ یہ نکلا کہ آہستہ آہستہ سائنس دہریت کا نام بن گیا اور مذہب ایسے خدائی تصورات کا جن کا حقیقت اور عقل سے کوئی تعلق نہ ہو چنانچہ مذہب اور سائنس کے آپس میں رشتہ ٹوٹنے سے بہت گہرا نقصان پہنچا ہے اس نہج پر چلتے ہوئے رفتہ رفتہ مذہب اور سائنس آپس میں الگ ہوئے کہ مذہب کلیتہً ایک نئی شکل اختیار کر گیا اور سائنس الگ ہو کر بالکل ایک نئی شکل اختیار کر گئی حتیٰ کہ سائنس کا نام دہریت بن گیا اور مذہب کا نام حماقت چنانچہ اسی شکل میں یورپ نے ایک لمبا سفر اختیار کیا۔ یہاں تک کہ اس عرصہ میں اگر کوئی سائنسدان کوئی ایسی بات دیکھتا تھا جس کے نتیجہ میں خدا کی طرف توجہ منتقل ہو سکتی تھی تو اگر وہ بات کر دیتا تھا تو وہ سائنس کی دنیا سے ایک قسم کا Excommunicate ہو جاتا تھا۔ یعنی اس کا اخراج از جماعت ہو جاتا تھا۔ کہتے تھے یہ بڑا بیوقوف آدمی ہے۔ پاگل آدمی ہے خدا کی باتیں کرتا ہے لیکن اب حالیہ رجحانات اس سے مختلف ہو چکے ہیں یہ وہ دور ہے جس میں جب Analysis یعنی تجزیہ کیا گیا تو دنیا کے چوٹی کے ادارے جو امریکہ میں ہیں ان کے تجزیہ کی رپورٹ یہ ہے کہ اب 25 فیصدی سائنسدان جرأت کے ساتھ خدا کی بات کرنے لگ گیا ہے اور اس قسم کا پرانا تصور باقی نہیں رہا کہ خدا کی بات کروگے تو تم غیر معقول سمجھے جاؤگے اور ایک فیصد ایسا ہے جو اپنے علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے دلائل بھی دینے لگ گیا ہے۔

سائنسی تجارب سے خدا کی ہستی کا اقرار

یہ عجیب بات ہے کہ گزشتہ دور میں بھی جب سائنس کا آغاز ہوا ہے تو اس وقت سائنسدانوں کی ایک قسم پیدا ہوئی تھی مگر اس "بیچاری قسم" کو سائنسدانوں نے بھی دبایا اور مذہب والوں نے بھی دبایا۔ مذہب کی طرف سے بھی وہ نکال دیئے گئے اور سائنسی دنیا سے بھی نکالے گئے یا کم از کم ان سے یہ بدسلوک ہوا اور کہا گیا کہ تم بیچ میں جاہل پیدا ہو گئے ہو۔ لیکن اب دوبارہ وہی دور آگیا ہے۔ لیکن پہلے سے زیادہ علمی اور یقینی پلیٹ فارم پر قائم ہے۔ اب وہ فرضی اور خیالی دور نہیں ہے بلکہ سائنسدان ان باتوں میں جن کی بناء پر وہ مذہب کا یا خدا کا انکار کر رہے تھے' جب مزید آگے بڑھے ہیں تو ان کو ایسے حیرت انگیز مشاہدات ہوئے جن کے نتیجہ میں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اب خدا کی طرف واپس جانے پر مجبور ہیں گو ابھی یہ آواز دبی دبی اٹھ رہی ہے لیکن اٹھ ضرور رہی ہے۔

سائنسدانوں میں دو طبقے

چنانچہ دو طبقے پیدا ہو چکے ہیں۔ ایک وہ طبقہ ہے جو مشاہدات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ہے تو حیرت انگیز لیکن اس کی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی۔ ممکن ہے کہ آئندہ وجہ سمجھ آجائے۔ اور ایک طبقہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ آئندہ وجہ سمجھ آبھی جائے۔ تب بھی یہ انگلی یقینی طور پر خدا کی طرف اٹھ رہی ہے۔ ہر سائنس کے شعبہ میں اس قسم کے دو طبقات پیدا ہو چکے ہیں۔ مثلاً کائنات کے آغاز کا ایک شعبہ ہے کہ کس طرح کائنات کا آغاز ہوا۔ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس کا فلکیات سے بھی تعلق ہے اور فزکس سے بھی تعلق ہے چنانچہ Big-Bang کی جو تھیوری پیش کی گئی ہے۔ اب تک جتنے بھی شواہد ملے ہیں وہ اس نظریہ کو مزید تقویت دے رہے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ یہ درست ہے۔ چنانچہ حال ہی میں جو نئی ریسرچ ہوئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو گلیکسیز Recite کر رہی ہیں۔ وہ ٹھیک بگ بینگ تھیوری کی Calculation کے مطابق Recite کر رہی ہیں۔ مثلاً ان میں سے جو دور ترین ہے اگر بگ بینگ والی یہ تھیوری درست ہے تو مثلاً دس ارب سال کے بعد اس کی یہ رفتار ہونی چاہئے۔ یہ ایک نظریاتی Calculation ہے۔ اب مثلاً انہوں نے نظریاتی لحاظ سے جو رفتار نکالی وہ مثلاً سب سے دور کی جو گلیکسی ہے اس کی 60 ہزار کلومیٹر رفتار ہونی چاہئے۔ اب انہوں نے Red-Shift کے ساتھ فارمولا Apply کرکے دیکھا ہے تو بعینہٖ یہی رفتار معلوم ہوئی ہے۔ یعنی وہ گلیکسی روشنی کی رفتار سے تقریباً 20 فیصد رفتار کے ساتھ دنیا سے الگ ہو رہی ہے۔

یہ تو گلیکسیز کی بات ہے ایسے Single Stars جو اس سے پہلے الگ ہو چکے ہیں ان کی رفتار Calculation کے مطابق اس سے کئی گنا زیادہ ہونی چاہئے چنانچہ جو Calculation نظریہ نے کی۔ اس کے مطابق جو ہونا چاہئے۔ ریڈ شفٹ کے حساب سے بعینہٖ وہی بات ثابت ہوئی اور وہ 2x6 Red Shift بنتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ ہماری کائنات کے مرکز سے 90 فیصدی روشنی کی رفتار کے ساتھ دور ہٹ رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ستارے قریباً ایک لاکھ ساٹھ ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔

سائنس کی انتہا خدا کی ہستی کا اقرار

اب یہ نئی معلومات ثابت کر رہی ہیں کہ بگ بینگ کا نظریہ درست تھا اور اگر وہ درست ثابت ہو تو نوبل پرائزونر یعنی نوبل انعام یافتہ سائنس دان جس نے اس نظریہ پر کام کیا ہے (اب اس کے خلاف بھی سائنسدانوں کا ایک گروپ پیدا ہو گیا ہے کہ یہ مذہب کی طرف بات کو لے جا رہا ہے) وہ یہ کہتا ہے کہ یہ نظریہ درست ہونے کے بعد ہماری یہ کیفیت ہے کہ ہم نے ایک زمانہ میں اہل مذہب کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور ان سے باتیں ہوئیں تو انہوں نے کہا کہ خدا نے کائنات کو پیدا کیا ہے۔ اس کے سوا تمہیں کچھ اور نتیجہ نہیں ملے گا۔ آخر پر خدا تک ہی پہنچنا پڑے گا ہم نے کہا یہ مذہب والے پاگل ہو گئے ہیں بکواس کرتے ہیں ان کو چھوڑو جاہل لوگ ہیں۔ چنانچہ ہم ان کو چھوڑ کر سائنس کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ دو سو سال کے طویل اور مشکل سفر کے بعد آخر ہم وہیں جا پہنچے جہاں وہی مذہبی بیٹھے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے دیکھا ہم نہیں کہتے تھے۔ آخر تم یہیں آجاؤگے تو سائنسدان کہتے ہیں کہ اس کے سوا ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں رہا کہ یہ مان لیں کہ کوئی باشعور ہستی ہے کوئی طاقت ایسی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے۔

حسابی نظریہ سے خدا کی ہستی کا ثبوت

یہ وہی بات ہے جو پہلے دور کے چوٹی کے فلاسفرز کہا کرتے تھے جن کا آج کی دنیا میں بھی بڑا اونچا مقام ہے وہ بھی یہی کہا کرتے تھے۔ مثلاً سپائی نوزا Spinoza ایک مشہور جرمن فلاسفر ہے۔ اس نے سب سے پہلے Mathematical Calculation سے ثابت کیا تھا کہ خدا کا وجود ہے اور یقیناً ہے کیونکہ حسابی اندازہ یہی بتاتا ہے۔ اس کے سوا کوئی بات ہی نہیں بنتی۔ کائنات کا کوئی نقشہ ہی نہیں بنتا اس نے بڑی زبردست دلیل دی اور ساتھ یہ بھی کہا وہ خدا ہے بھی واحد۔ کیونکہ اس کے سوا کوئی بھی مخلوق ہمیں ایسی نہیں ملتی۔ جس پر Mathematics کا یہ فارمولا پورا اترتا ہو۔ تو وہ ایک ہی ہے جو ہر انرجی کا Source یعنی منبع ہے اور غیر مبدل ہے۔ جذبات سے پاک ہے وغیرہ۔ جب وہ نقشہ پڑھ رہا تھا تو میں حیران رہ گیا کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ دماغوں کو کیسی جلا بخشتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے صفات باری تعالیٰ پر جو بحث فرمائی ہے اس کے ایک حصہ کو (سپائی نوزا) Spinoza اپنی عقلی جلا سے پا گیا گو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر تک نہیں پہنچ سکا بعد میں غلطیاں کر گیا۔ لیکن اس کے حسابی نظریہ کو اب مشاہدات ثابت کر رہے ہیں کہ بنیادی طور پر وہ نظریہ درست تھا حالانکہ اس کے پاس شواہد پیش کرنے کے لئے اس وقت کوئی خاص چیز نہیں تھی صرف ایک حسابی نظریہ تھا۔ اب اس کو ثابت کرنے کے لئے شواہد مل رہے ہیں۔

نظریۂ ارتقاء درست مگر ڈارون غلط

اسی طرح نظریہ ارتقاء Evolution کو دیکھ لیجئے۔ شروع کے دور میں یہ نظریہ دنیا کو خدا سے کتنا دور لے گیا تھا۔ لیکن اب موجودہ سائنسدانوں نے جب مزید تحقیق کی تو وہ واپس لوٹنا شروع ہوئے ابھی تک ان میں سے بھی ایک بھاری اکثریت یہ نہیں مانتی کہ ہمیں ایک مادی چیز کا سہارا ڈھونڈنے کی ضرورت ہے مگر جو تشریحات وہ پیش کر رہے ہیں اس کا عقلی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ضرورت ہے خواہ وہ اقرار کریں یا نہ کریں ان کا ایک طبقہ کھلم کھلا کہنے بھی لگ گیا۔ مثلاً ڈارون کے دور میں ارتقاء کا جو تصور پیش ہوا اس پر لوگوں نے یہ سمجھا کہ اب سارا معاملہ حل ہو گیا مذہبی تصورات سارے باطل ہو گئے۔ ہمیں اس کی توجیہات مل گئی ہیں۔ لیکن جب مزید تحقیق ہوئی تو ایسی بہت سی باتیں ثابت ہوئیں جن سے پتہ چلا کہ ارتقاء تو درست ہے مگر ڈارون کا نظریہ ارتقاء غلط ہے۔ اور کوئی توجیہہ ایسی نہیں ہے جو اس کو صحیح ثابت کر سکے۔

نظریۂ ارتقاء پر مذہبی نقطۂ نگاہ سے تحقیق کے پہلو

مجھے ایک تازہ مضمون دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ چند سال پہلے میں نے احمدی طلباء میں سے جو بائیو آلوجی (Biology) کے سٹوڈنٹس تھے ان میں سے بعض کو بلایا میں نے ان سے کہا مجھے Evolution Theory یعنی نظریۂ ارتقاء پر مذہبی نقطہ نگاہ سے جو اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ دو باتیں ایسی ہیں جن پر احمدی طلباء کو خاص طور پر کام کرنا چاہئے۔ ایک یہ کہ آنکھ کی بناوٹ میں ارتقاء کا کوئی دخل ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں Piecemeal یعنی مرحلہ وار ترقی ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ ایک Compact Unit ہے یعنی یہ ہر لحاظ سے ایک مربوط اور مکمل یونٹ ہے۔ اور بحیثیت ایک یونٹ کے ہمیں ملتا ہے اس کے اندر نہ ارتقاء کی کوئی تاریخ مل رہی ہے نہ یہ نظریۂ ارتقاء کے ذریعہ بن سکتی ہے کسی پیمانے پر بھی اس کو Apply کر کے دیکھ لیں۔ یہ ارتقاء کی متحمل نہیں ہوگی۔ دوسرے میں نے یہ کہا کہ بیرونی تبدیلیوں کا Internal Chemistry سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ Survival of the Fittest کے نتیجہ میں ارتقاء پیدا ہو رہا ہے یہ غلط ہے کیونکہ Genes کے اندر کیریکٹر کی Fixation اور اندرونی تبدیلیوں کا بیرونی مواجہات کی تبدیلی سے کوئی بھی عقلی یا سائنٹیفک تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔

کیا ارتقاء کا محض اتفاقی ہونا ممکن ہے

پتہ نہیں انہوں (احمدی طلباء) نے کام کیا یا نہیں۔ مگر اب میں انگلستان میں تھا تو ایک سائنٹیفک رسالہ آیا اس میں بعینہٖ یہ دو چیزیں لکھی ہوئی ہیں اور پھر ڈائجسٹ پر میری نظر پڑی۔ یعنی ایک تو سائنٹیفک رسالہ میں اس پر بڑی تفصیل سے مضمون ہے اور ڈائجسٹ نے بھی اس مضمون کو لیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ یہ دو اعتراضات ہیں جن کا ہمارے پاس قطعی طور پر کوئی جواب نہیں ہے۔ سو فیصدی شکست تسلیم کرتے ہیں کہ آنکھ کس طرح پیدا ہو گئی۔ ایولوشن Evolution کے ذریعہ اور Internal Chemistry میں تبدیلیاں کیسے آگئیں اور وہ اتنی گہری ہیں اور ان میں اتنی یکجہتی Direction ہے کہ ابھی جو حال ہی میں اس موضوع پر امریکہ میں ایک کانفرنس ہوئی ہے۔ اس میں ایک سائنسدان نے جو ماہر ریاضی ہے اس نے ان سب باتوں پر غور کرنے کے بعد Blind Evolution کے خلاف ایک حسابی نظریہ پیش کیا ہے اس نے کہا ہے اگر Blind Evolution کو مانا جائے تو ریاضی کے فارمولا کے ساتھ یہ شکل بنتی ہے۔ یعنی Blind Evolution سے مراد یہ ہے کہ اتفاقاً کیمیکل Changes پیدا ہو رہی ہیں ہزار قسم کی اور اتفاقاً نئے کیریکٹر پیدا ہو رہے ہوں بعض Cells کے اندر۔ ان میں سے 999 مر جائیں۔ کیونکہ وہ زندہ رہنے کے لائق نہیں۔ ایک باقی رہے اور پھر اس ایک کے بعد آگے ہزار پیدا ہوں۔ پھر ان میں سے ایک اگلا Directional ہو۔ اگلے Step کا وہ باقی رہے سارے اور باقی سارے ختم ہو جائیں۔ یہ ہے Blind Evolution یعنی اتفاقاً کوئی واقعہ ہو جائے۔

ارتقاء کے اتفاقی ہونے کے خلاف ایک مثال

اس Mathematician سائنسدان نے اس کانفرنس میں حساب کا باقاعدہ ایک فارمولا پیش کیا۔ اس نے کہا میں نے جب Evolution کے Steps دیکھے اور Generally Speaking اس تھیوری کو اس پر Apply کیا تو یہ شکل بنتی ہے کہ اگر ہزاروں صفحے کی بڑی جلدوں پر مشتمل 25 کتابیں ہوں اور ان میں اول سے لے کر آخر تک نہایت ہی معقول، بامعنی اور باربط مضامین چل رہے ہوں اور تھیوری یہ پیش کی جائے کہ یہ کتاب اس طرح بنی تھی کہ ایک آدمی نے جس طرح وہ "گیٹیاں" پھینکتے ہیں جن پر حرف لکھے ہوتے ہیں۔ ایک، دو، تین، چار، پانچ اسی طرح وہ Dice یعنی پانسہ پھینکا ہو اور اس میں سے حرف نکل آئیں تو ایک حرف اتفاقاً وہ ایک جگہ لکھ دے پھر دوسری دفعہ حرف نکالے تو وہ دوسری جگہ لکھ دے۔ تیسری دفعہ حرف نکالے تو تیسری جگہ لکھ دے اور ایسا ہی کرتا چلا جائے یہاں تک کہ اتفاقاً ایک بامعنی لفظ بن جائے۔ پھر وہ اگلے لفظ کے لئے یہی کوشش کرے اور پھر نہ صرف یہ کہ بامعنی لفظ ملے بلکہ اس سے اگلے قدم کا بامعنی لفظ ملے اور اگر وہاں Verb چاہئے تو Verb بن جائے ایسا Verb جو بامعنی ہو اور جو اس کے ساتھ جوڑ کھاتا ہو اور اسی طرح پھر وہ فقرہ بنائے اور فقرہ بنا کر پھر اگلے حرف چنے اور پھر آگے فقرہ پر فقرہ بناتا چلا جائے یہاں تک کہ ہزارہا صفحے کی بڑی بڑی جلدوں کی نہایت معقول سائنٹیفک اور بامعنی فلسفیانہ مضامین پر مشتمل 25 کتابیں لکھی جائیں۔ وہ کہتا ہے اگر حساب کی رو سے یہ ممکن ہے تو پھر Blind Evolution بھی ممکن ہے۔ ورنہ اس کی کوئی شکل اب ہمیں نظر نہیں آ رہی۔

احمدی طلباء کو نصیحت

پس زمانہ اس خدا کی طرف لوٹ رہا ہے۔ جس کی طرف بلانے کے لئے ہم مقرر کئے گئے تھے۔ دھریے اس خدا کی طرف واپس آ رہے ہیں اور احمدی طالب علم بے کار، ناواقف اور غافل بیٹھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا تھا۔ آپ کی ہدایت کے لئے حضرت مسیح موعود معبوث فرمائے گئے۔ حضور نے یہ اعلان فرمایا اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے۔ اتنے وعدوں اور اتنی خوش خبریوں کے باوجود اگر آپ اپنے کام سے غافل ہوں یا اس وقت اس کام میں دلچسپیاں لیں۔ جب غیر آگے نکل چکا ہو۔ جو میدان آپ کے لئے قائم ہوئے تھے ان پر غیر قدم مار چکے ہوں اور پھر آپ یہ کہیں کہ اب اس بات کا کرنا فیشن ایبل ہے اس سے پہلے خدا کی بات بے وقوفی کی بات تھی۔ تو یہ کیسی جہالت کی بات ہو گی۔ ابھی دیر نہیں گزری۔ اس لئے آپ میں سے ہر ایک کو لازماً اپنے مضمون کا تعلق اپنی دینی معلومات کے ساتھ کرنا چاہئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو دینی معلومات بڑھانی پڑیں گی۔ قرآن کریم سے پیار کرنا پڑے گا۔ اس سے محبت کرنی پڑے گی۔ محبت کے بغیر قرآن کریم اپنے معانی آپ کو نہیں دے گا۔ یہ ایک زندہ کتاب ہے۔ یہ کوئی مردہ کتاب تو نہیں۔ اور زندہ چیز یونہی بے وجہ مفت میں اپنی چیزیں نہیں لٹاتی پھرتی جو اس سے پیار کرتا ہے اس کو فائدہ دیتی ہے۔ جو پیار نہیں کرتا اس کو نہیں دیتی۔ پس قرآن کریم کا اپنے پڑھنے والوں سے بھی یہی سلوک ہے۔ جو لوگ محبت کرتے ہیں قرآن ان کو نہ ختم ہونے والے تحفے دیتا چلا جاتا ہے۔ جو سرسری نظر سے بیگار سمجھ کر تلاوت کرتے ہیں ان بیچاروں کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ صرف سرسری سی ملاقات ہی ہوتی ہے۔ اس لئے آپ قرآن کا باقاعدہ مطالعہ جاری رکھیں۔ اسی طرح اپنے مضمون کا بھی مطالعہ رکھیں اور اس موضوع پر آپس میں گفتگو کیا کریں اور اپنی مجالس میں پیپرز پڑھا کریں لیکن انکسار کے ساتھ۔ آپ ایسی تحدی نہ کیا کریں کہ جو ہم نے پالیا ہے وہ ضرور درست ہی ہے۔ یہ نہ ہو کہ سائنس کے لحاظ سے بھی آپ مخرج ہو جائیں اور مذہب کے لحاظ سے بھی مخرج شمار ہونے لگ جائیں۔ نہ مذہب کا پورا علم ہو اور وہاں آپ دعویٰ کر بیٹھیں اور نہ سائنس کا پورا علم ہو اور آپ وہاں دعوے کر بیٹھیں اس لئے مطمح نظر بلند رکھیں۔ محنت اور لگن کی عادت ڈالیں لیکن عام زندگی میں انکساری اختیار کریں۔

دلائل میں بلند معیار قائم کریں

اور اس میں آخری بات جو بہت ضروری ہے جس سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ اپنا Threshhold کا Reasoning بہت بلند کریں۔ اپنے دل کو مطمئن کرنے کے لئے معیار اونچا کریں۔ یعنی چھوٹی سی بات جس کی طرف آپ کا ذہن منتقل ہوتا ہے، اس پر فوراً مطمئن نہ ہو جایا کریں کہ ضرور ٹھیک ہوگا۔ سب سے بڑی Criticism یعنی تنقید اپنے اوپر ہونی چاہئے جب آپ سمجھ لیں کہ میرا دل واقعی مطمئن ہو چکا ہے خواہ شروع میں وہ معاندانہ طریق اختیار کر رہا تھا کہ میں نے مطمئن نہیں ہونا۔ لگالو زور۔ جب اس پر فتح پائیں اس کو مطمئن کریں۔ دلائل سے قائل کر لیں۔ پھر آپ اس بات کے اہل ہوں گے کہ غیروں سے مخاطب ہوں اور ان کو بھی قائل کریں۔ اگر اپنا Threshhold چھوٹا کر لیں گے۔ چھوٹی سی بات پر راضی ہو جائیں گے تو دنیا آپ پر ہنسے گی۔ اس سے زیادہ کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ پر ہنسنے کا تو کوئی نقصان نہیں مگر احمدیت پر دنیا ہنسے گی۔ کہ یہ اچھے سائنسدان ہیں کہ چھوٹی چھوٹی جاہلوں والی باتیں کرتے ہیں۔ دنیا کو منوا نہیں سکتے اور سمجھتے ہیں کہ بہت بڑا تیر مار لیا۔

پس اس وقت تو آپ نے خدمت دین کی خاطر ایک پریکٹس کرنی ہے۔ پھر جو ماحصل ہے اسے پیپرز میں تبدیل کریں۔ اس کو دینی اور سائنسی احمدی علماء کے سامنے پیش کریں تاکہ وہ اس کو درست کریں۔ اگر کوئی خیالات کی غلطی ہے اور اگر اچھے خیالات ہیں تو وہ آپ کو یقین دلائیں کہ ہاں آگے بڑھو۔ اس میدان میں اور زیادہ فتوحات حاصل کرو۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور احمدی طالب علم کو عظمت کا وہ مقام عطا فرمائے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔"

(الفضل 19۔ مارچ 83ء)

اے خدا اے کار ساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
اے مرے یارِ یگانہ اے مری جاں کی پناہ
بس ہے تو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار
اے مرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو
نیک دن ہوگا وہی جب تجھ پہ ہوویں ہم نثار

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آصف اقبال ڈوگر صاحب

حیاتیاتی ہتھیار اور ان کا استعمال

پرانے زمانے میں طاقت کا اظہار لاٹھیوں' تلواروں' نیزوں اور خنجروں کے استعمال سے کیا جاتا تھا۔ پھر ان کی جگہ توپ' بندوق اور پستول نے لے لی اور اب میزائلوں' راکٹوں اور جہازوں کا استعمال عام ہے ان کے علاوہ ایٹمی اور کیمیائی ہتھیار وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے کے لئے موجود ہیں۔ جنگی ترقی یہیں تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ اب جانداروں کو بھی بطور ہتھیار استعمال کیا جانے لگا ہے۔ چونکہ جاندار ہتھیار کے طور پر استعمال ہونے لگے ہیں لہذا ان ہتھیاروں کا نام حیاتیاتی ہتھیار رکھا گیا ہے۔ حیاتیاتی ہتھیاروں کی تعریف کچھ اس طرح سے کی جاسکتی ہے۔

"ایسے ہتھیار جو مائیکروبز (Microbes) یا ان کے زہریلے مادے' یا ان سے حاصل کردہ مواد کو استعمال میں لا کر انسانی' حیوانی' یا نباتاتی زندگی کا خاتمہ' یا ان کو بیمار یا مفلوج کرسکنے کی صلاحیت رکھتے ہوں"

تاریخی پس منظر

ایک اندازے کے مطابق حیاتیاتی ہتھیاروں کا باقاعدہ استعمال 1347ء میں تاتاریوں نے اپنے دشمن کے جانوروں میں گلٹی دار طاعون یعنی طاعون غدودی پھیلا کر ان کو ہلاک کرکے کیا تھا جانوروں کی ہلاکت کے باعث دشمن پسپا ہو گیا۔ کافی عرصہ گزرنے کے بعد برطانوی حکومت نے امریکہ میں بسنے والے ریڈ انڈینز (Red Indians) کو ایسے کمبل تحفہ میں دیئے جن میں چیچک پیدا کرنے والے جراثیم موجود تھے۔ چنانچہ ان کمبلوں کے استعمال سے ریڈ انڈین چیچک جیسی موضی مرض میں مبتلا ہو گئے۔ جاپانیوں نے بھی ہزاروں چینی جنگی قیدیوں کو جراثیمی ہتھیاروں کے اثرات جاننے کے لئے تجربات میں استعمال کیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانیہ کے پاس ایک اندازے کے مطابق تقریباً پچاس لاکھ خشک چارے کی گانٹھیں تھیں جن میں ایسے جراثیم رکھے گئے تھے جن کو کھانے سے جانوروں میں ایک بیماری "راج پھوڑا" (Anthrax) پیدا ہو سکتی تھی۔ 1944ء میں برطانوی فوج نے راج پھوڑا کے جراثیم سکاٹ لینڈ کے قریب ایک جزیرے گروینارڈ (Gruinard) میں تجربات کے لئے استعمال کئے جن کے اثرات ابھی تک اس علاقے میں موجود ہیں۔

موجودہ دور میں عسکری مقاصد کے لئے خورد بینی حیات پر تحقیق کا آغاز 1970ء کے دوران ہوا۔ شروع میں تو یہ تحقیق انفرادی طور پر یونیورسٹی کی سطح تک محدود رہی لیکن بعد میں برطانیہ کی مختلف تنظیموں نے تحقیقی کاموں کے لئے مالی اعانت شروع کردی۔ برطانیہ کے علاوہ نیٹو ممالک بھی امریکہ کی سربراہی میں اس دوڑ میں شامل ہوگئے۔ اس مقصد کے لئے امریکہ نے پانچ کروڑ امریکی ڈالروں کی رقم بھی مہیا کی۔

امریکہ نے روس کی جانب سے ممکنہ حیاتیاتی حملے کو مدنظر رکھتے ہوئے پیشگی اطلاع دینے والے طریقے وضع کرنے کا پروگرام شروع کیا اس کے علاوہ ان جراثیمی ہتھیاروں کے اثرات کو کم کرنے کے لئے بھی کام کا آغاز کیا گیا ان مقاصد کے حصول کے لئے سالٹ لیک شہر (Salt Lake City) کے نواح میں ایک لیبارٹری کی بنیاد رکھی گئی جس کے لئے پانچ سو کروڑ امریکی ڈالر کی رقم مختص کی گئی۔ اس لیبارٹری میں خفیہ طور پر مہلک وبائی بیماریاں پھیلانے والے جراثیم پر بھی کام ہوتا رہا۔ بائیو ٹیکنالوجی کے ماہرین نے اس لیبارٹری کے کام کی نوعیت پر اعتراض کیا کیونکہ ان کے اندازوں کے مطابق جو ویکسینز (Vaccines) بنائی جا رہی تھیں۔ ان کو دفاعی مقاصد کے لئے استعمال کرنا ممکن نہ تھا۔ مزید یہ کہ ان کو معمولی رد و بدل کے ساتھ جارحیت کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا تھا۔

حیاتیاتی ہتھیاروں کی تیاری

وہ حیاتیاتی عناصر جو بیماری پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں پیتھوجنز کہلاتے ہیں۔ مثلاً بیکٹیریا' وائرس' پھپھوندی وغیرہ کئی صورتوں میں پروٹوزون بھی شامل کئے جاسکتے ہیں ان حیاتیاتی عناصر کو دو طریقوں سے استعمال کیا جاسکتا ہے اولاً دفاعی مقاصد کے لئے اور دوئم جارحیت کے لئے۔ دونوں صورتوں میں ان کی تیاری مشکل ہے اور خطرناک بھی اور ان میں تیاری کے دوران کچھ طریقے بھی مختلف ہیں۔ دفاعی نقطہ نظر سے استعمال ہونے والے ہتھیاروں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ ویکسین Vaccine
2۔ جسم دافع Antibodies
3۔ دافع سم Antitoxin
4۔ ضد حیاتیہ Antibiotics
5۔ خامرے Enzymes

ویکسین:۔ جسم کو خطرناک بیماریوں سے بچانے کے لئے حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے ہیں ان ٹیکوں کے ذریعے اس بیماری کو پیدا کرنے والے انٹی جن مردہ حالت میں یا کم مقدار میں زندہ جسم میں داخل کئے جاتے ہیں۔ ان انٹی جنز کے خلاف جسم میں انٹی باڈیز بنتی ہیں۔ یہ انٹی باڈیز اتنی مقدار میں ہوتے ہیں کہ اگر یہ انٹی جن زندہ حالت میں یعنی پیتھوجن کی صورت میں داخل ہو جائیں تو جسم کے پاس پہلے ہی سے اس کے خلاف لڑنے کے لئے انٹی باڈیز کا ذخیرہ موجود ہو۔ ویکسین بنانے کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں ان طریقوں کا دارومدار اس بات پر ہے کہ کس قسم کے پیتھوجن سے ویکسین حاصل کرنا ہے زیادہ تر پیتھوجن کو ہلاک کرکے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ پیتھوجن کو ہلاک یا کمزور کرنے کے لئے کیمیائی اور طبعی طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

ویکسین تیار کرنے کے بعد جسم میں داخل کی جاتی ہے۔

(باقی دفاعی حیاتیاتی ہتھیاروں کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جارحیت کے لئے عام طور پر ایسے پیتھوجنز استعمال کئے جاتے ہیں جو تیزی سے وسیع علاقے میں مہلک بیماریاں پیدا کرسکیں ان کو بھی مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1۔ پیتھوجنز Pathogens
2۔ عفونتی زہر Toxin ۔ 3۔ خامرے Enzymes.

مہلک پیتھوجنز کو حاصل کرنے کے بعد ان کو بڑے پیمانے پر کاشت کرنا اور پھر ان کی فصل کو بوقت ضرورت استعمال میں لانا یا پھر جینیاتی انجینئرنگ کی مدد سے نئی قسم کے پیتھوجن کا حصول یا ان کی بیماری پیدا کرنے کی صلاحیت بڑھانا' یا بیماری کی نوعیت کو بدل دینا جس سے بیماری میں پیچیدگی آجائے یا علاج مشکل ہو جائے۔

دوسری صورت میں ایسے بیکٹیریا حاصل کرنا جو زہریلے مادے یعنی عفونتی زہر (Toxin) خارج کرتے ہوں اور جن سے بیماریاں پیدا ہوتی ہوں' کو وسیع پیمانے پر کاشت کرنا اور ان کا زہریلا مادہ اکٹھا کرنا۔

ان سب سے بڑھ کر ایسے مائیکروبز کا حصول ہے جو ایسے خامرے بنانے کی صلاحیت رکھتے ہوں جو جسم کے دفاعی نظام کو مفلوج کردیں یا جسم میں کوئی اور بڑی خطرناک تبدیلی لے آئیں جس سے زندگی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے۔ بہت بڑے پیمانے پر ان تمام اقسام کے ہتھیاروں کا استعمال یا تیاری ابھی ممکن نہیں' البتہ جارحیت کے لئے عام طور پر پیتھوجنز کو کاشت کیا جاتا ہے اور پھر انہیں زندہ حالت میں محفوظ رکھا جاتا ہے تاکہ بوقت ضرورت یہ حملہ کی غرض سے تیار ملیں۔

بیکٹیریا کی کاشت کے لئے جو غذا استعمال کی جاتی ہے اسے میڈیم Medium کہتے ہیں۔ بیکٹیریا کی بہت زیادہ اقسام ہوتی ہیں اور انہیں کاشت کرنے کے لئے بہت زیادہ اقسام کے کلچر میڈیا درکار ہوتے ہیں لیکن چند میڈیم ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن میں بیکٹیریا کی بیشتر اقسام کو کاشت کیا جاسکتا ہے اس میں استعمال ہونے والے مائع میڈیم کو غذائی شوربہ (Nutrient) اور ٹھوس کو غذائی اگر Nutrient Agar' کہتے ہیں۔

بیکٹیریا کی بڑے پیمانے کی کاشت کے لئے تخمیری مادے (Fermentor) استعمال کئے جاتے ہیں ان کو دو مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے ایک قسم میں تمام ضروری اجزاء کو اکٹھا ہی اس میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور مطلوبہ وقت کے بعد اس کے اجزاء اور بیکٹیریا جو بھی درکار ہوں کو نکال لیا جاتا ہے دوسرے طریقے میں تخمیری مادے کو کلچر میڈیم میں مسلسل ڈالا جاتا ہے۔ یہ طریقہ صنعتی پیمانے پر بیکٹیریا کی کاشت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

حیاتیاتی ہتھیاروں کی اقسام

حیاتیاتی ہتھیاروں کو ان سے مختلف جانداروں میں نقصان پہنچانے کی صلاحیت کی بنیاد پر مندرجہ ذیل تین گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ افراد کے خلاف استعمال ہونے والے ہتھیار :۔ یہ پیتھوجنز انسانوں میں مختلف اقسام کی بیماریاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن کی شدت بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اور اسی اعتبار سے شرح اموات بھی مختلف ہوگی ان بیماریوں کو پھیلانے والے بہت سے پیتھوجنز ایسے ہوتے ہیں جو دوسرے جانوروں میں رہنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ ان جانوروں کو ویکٹر کہا جاتا ہے اور یہ ویکٹر ہر وقت بیماری پھیلانے کا امکان روشن رکھتے ہیں۔ انسانوں میں ان جراثیم کی وجہ سے مندرجہ ذیل بیماریاں پھیلتی ہیں جو جنگی اہمیت کی حامل ہیں۔ 1۔ زرد بخار۔ 2۔ ہڈی توڑ بخار۔ 3۔ چیچک۔ 4۔ خونی ہڈی توڑ بخار۔ 5۔ وبائی دانے دار بخار۔ 6۔ راج پھوڑا۔ 7۔ طاعون۔ 8۔ ہیضہ۔ 9۔ پیچش۔ 10۔ مالٹا بخار۔ 11۔ دماغ اور حرام مغز کی سوزش۔

جراثیمی ہتھیاروں کی وجہ سے انسانوں میں پھیلنے والی بیماریوں میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

زرد بخار :۔ ایک وائرس ییلو فیور وائرس (YFV) کی وجہ سے ہوتا ہے اس بیماری میں شرح اموات 4 سے 100 فیصد ہے یہ ایروسول (Aerosol) اور مچھر کے ذریعے پھیل سکتا ہے۔

چیچک :۔ ایک وائرس ویریولا (Variola) کی وجہ سے ہوتی ہے اس میں صفر سے تیس فیصد اموات ہوسکتی ہیں اس کو ایروسول کے ذریعے پھیلایا جاسکتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس کی آزمائش بھی جنگی قیدیوں پر کی گئی ہے۔

راج پھوڑا:۔ ایک بیکٹیریا بیسیلس انتھریسس (Bacillus Anthracis) کی وجہ سے ہوتا ہے یہ نہایت مہلک بیماری ہے کیونکہ 95 سے 100 فیصد افراد اس بیماری کی وجہ سے لقمہ اجل بن سکتے ہیں۔ یہ ایروسول کے ذریعے پھیلائے جاسکتے ہیں ان کو بھی جنگی قیدیوں پر آزمایا گیا ہے۔

طاعون:۔ ایک بیکٹیریا "پاسچریلا پیسٹس (Pasteurella Pestis) کی وجہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی ہے۔ اس بیماری میں شرح اموات 30 سے 100 فیصد ہے یہ ایروسول اور پسو (Flea) کے ذریعے پھیلتا ہے۔ جاپانیوں نے اس کا استعمال چینیوں کے خلاف کیا تھا۔

ہیضہ :۔ ہیضہ ایک بیکٹیریا وبریو کوما (Vibrio Comma) کی وجہ سے ہوتا ہے ہیضہ میں شرح اموات 10 سے 80 فیصد ہے اور یہ پانی کے ذریعے پھیلتا ہے۔ جاپانیوں نے اس کو جنگی قیدیوں اور تخریب کاروں نے 1930ء میں چین کے خلاف استعمال کیا تھا۔

مالٹا بخار :۔ (Brucelloris) یہ بخار پیدا کرنے والا بیکٹیریا بروسیلا (Brucella) کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایروسول، پانی اور خوراک کے ذریعے پھیلتا ہے۔ اس میں 5 فیصد اموات کا امکان ہے۔ جاپانی اس کو جنگی قیدیوں پر آزما چکے ہیں اس لئے یہ جنگی ہتھیاروں کی فہرست میں شامل ہے۔

ان بیماریوں کے علاوہ بھی انسانوں میں بے شمار بیماریاں ان جراثیمی ہتھیاروں کی وجہ سے پھیلائی جاسکتی ہیں۔ لیکن ان بیماریوں کی تفصیل میں نہیں جاسکتا۔

2۔ پودوں کے خلاف استعمال ہونے والے ہتھیار

پودوں میں بیماری پھیلانے والے ہتھیاروں کا تعلق وائرس، بیکٹیریا اور پھپھوندی کے گروہوں سے ہے پودوں میں زیادہ تر بیماریاں وائرس اور پھپھوندی ہی پیدا کرتی ہیں لیکن ہتھیاروں کے طور پر وائرس کی بیماریاں زیادہ مہلک ہیں۔

وائرس سے مندرجہ ذیل بیماریاں پودوں میں پھیلائی جاسکتی ہیں۔

1۔ تمباکو کی موزیک بیماری
Tobacco mosaic Disease
2۔ چقندر کی کرلی ٹاپ بیماری
Sugar Beet Curley Top
3۔ گنے کی فیجی بیماری
Fiji Disease of sugar cane
4۔ چاول کی بوجا بلانکا بیماری وغیرہ
Boja Blanca of Rice

مندرجہ بالا بیماریوں کے پھیلاؤ کے ذمہ دار مختلف وائرس ہیں یہ ہوا ٹڈے یا لیف ہاپر کے ذریعہ پھیلتی ہیں۔

بیکٹیریا سے پھیلنے والی بیماریوں میں رائس بلائٹ، کارن بلائٹ (Corn Blight) اور شوگر کین ولٹ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

جنگی مقاصد کے لئے پھپھوندی سے پھیلائی جانے والی بیماریوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ لیکن یہاں چند ایک مہلک بیماریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ "1845ء سے 1869ء تک یورپ میں آلو کی فصل بری طرح متاثر ہوئی جس کی وجہ سے قحط سالی ہوئی اور لاکھوں کی تعداد میں انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ سب کچھ ایک بیماری (Late Blight of Potato) جو کہ ایک پھپھوندی Pyhtophthora Infestans کی وجہ سے پھیلتی ہے کی وجہ سے ہوا۔ یہ پھپھوندی ایروسول اور مٹی کے ذریعے پھیلتی ہے۔ چاولوں کی بیماری رائس بلاسٹ ایک پھپھوندی (Pyricularia Oryzal) کی وجہ سے ایروسول یا مٹی کے ذریعے پھیل سکتی ہے اس پھپھوندی سے پودوں کے بیمار ہونے کے امکانات 50 سے 90 فیصد ہیں "بلیک سٹم رسٹ آف سیریلز" اور "کافی رسٹ" پیدا کرنے والی پھپھوندیاں بھی حیاتیاتی ہتھیاروں کے زمرے میں آتی ہیں۔

3۔ جانوروں کے خلاف استعمال ہونے والے جراثیمی ہتھیار

جانوروں میں وائرس، بیکٹیریا اور پھپھوندی سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں لیکن ان سب سے میں بیماری پھیلانے اور پیدا کرنے کی صلاحیت مختلف ہے زیادہ تر بیماریوں کا تعلق مرغبانی سے ہے۔ جانوروں میں حیاتیاتی ہتھیاروں کی وجہ سے مندرجہ ذیل بیماریاں پھیلائی جاسکتی ہیں۔

1۔ منہ کھر 2۔ مویشیوں کا طاعون۔ 3۔ مرغیوں کا طاعون۔ 4۔ معدے کی چھالے دار سوزش جانوروں میں ان بیماریوں کی وجہ سے شرح اموات مختلف ہوتی ہے۔ اور یہ بیماریوں بھی پانی، خوراک اور ایروسول کے ذریعے پھیلتی ہیں۔

حیاتیاتی ہتھیاروں کا استعمال

حیاتیاتی ہتھیاروں کی تیاری کے بعد اہم مرحلہ ان کا استعمال ہے۔ عام طور پر انہیں ایروسول کے ذریعے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ جراثیم کا محلول دباؤ کے ذریعے ہوا میں معلق کیا جاتا ہے جو آہستہ آہستہ جسم میں داخل ہو کر بیماری پیدا کرتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایروسول کو کس طرح دشمن کے علاقے میں پہنچایا جائے۔ ان ہتھیاروں کو دشمن کے علاقے میں اندر تک پہنچانے کے لئے توپوں، راکٹوں، ہوائی جہازوں اور میزائلوں کا سہارا لیا جاتا ہے حیاتیاتی ہتھیاروں کے استعمال کے وقت یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھی جاتی ہے کہ ان کا استعمال ایسے علاقے میں کیا جائے جہاں سے ان ہتھیاروں کے بد اثرات صرف دشمن تک ہی محدود رہیں اور اپنے لوگوں، جانوروں، پودوں اور افواج کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ حالات اس وقت بہت سنگین ہو سکتے ہیں۔ جب دونوں فریقوں کا درمیانی فاصلہ بہت کم ہو۔ ان ہتھیاروں کے استعمال میں ایک بڑی قباحت یہ بھی ہے کہ کچھ بیکٹیریا اور پھپھوندی ناموافق، حالات سے نبرد آزما ہونے کے لئے ایک خول نما معدون بذرے (Endospore) بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس طرح وہ وقتی طور پر کوئی بیماری یا تکلیف پیدا نہیں کرتے لیکن حالات سازگار ہونے کے ساتھ وہ اپنا کام دکھانا شروع کر دیتے ہیں۔ دراصل ان ہتھیاروں کے استعمال کا مقصد دشمن کی فصلوں، جانوروں اور انسانوں کو بیمار یا ہلاک کرنا ہے تاکہ دشمن کم سے کم مزاحمت کر سکے۔

حیاتیاتی ہتھیاروں کے خلاف حفاظتی اقدامات

حیاتیاتی ہتھیاروں کے بد اثرات دو طریقوں سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ ایک تو حادثاتی طور پر اور دوسرا جارحیت کی وجہ سے۔ للذا ان پر تحقیق، تیاری اور استعمال کے دوران بھی کئی قسم کی حفاظتی تدابیر مدنظر رکھی جاتی ہیں۔ سائنسدانوں نے اس بات کا پتہ چلایا ہے کہ 1979ء میں روس میں تجربات کے دوران راج پھوڑا کی بیماری پھیل گئی تھی۔ بیماری کے پھیلنے کا امکان درج ذیل باتوں پر ہے۔

1۔ جراثیم کی کتنی مقدار جسم میں داخل ہوئی ہے۔ 2۔ جسم میں ان جراثیم کے خلاف لڑنے کی کتنی صلاحیت ہے۔ 3۔ کیا جسم میں بیماری کے خلاف پہلے سے قوت مدافعت ہے۔ یہ بات بیان کرنی ضروری ہے کہ جسم کی قوت مدافعت بڑھائی جائے۔ اس مقصد کے لئے ویکسین اور انٹی باڈیز کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسی چیزوں کا استعمال کیا جائے جس میں سے جراثیم داخل نہ ہو سکیں مثلاً مخصوص کپڑوں کا استعمال اور بند کمروں میں رہنا وغیرہ۔

حیاتیاتی ہتھیاروں کے استعمال کے خلاف قوانین

1925ء میں لیگ آف نیشنز (League of Nations) کے تحت ایک معاہدہ ہوا جس میں چالیس ممالک شامل تھے اس کی رو سے "ایسے زہریلے مادے، اور گیسیں، جو غشی، سکتہ یا دم گھٹنے کی صلاحیت رکھتے ہوں یا جراثیم کا استعمال کسی بھی جنگی مقاصد کے حصول کے لئے روک دیا گیا" عوام کے پر زور اصرار پر 1972ء میں 1925ء کے معاہدے کو مزید بہتر بناتے ہوئے اس کا نام "حیاتیاتی اور زہریلے مادے کا معاہدہ 1972ء" رکھا گیا۔ اس نئے معاہدے کی رو سے حیاتیاتی مادوں کو کسی بھی صورت میں جنگی مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی ان کو ذخیرہ کیا جاسکتا ہے اس معاہدے میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ کوئی بھی ملک ان ہتھیاروں کو دور تک پھینکنے کا نظام یا صلاحیت حاصل نہ کرے 1975ء میں امریکہ، برطانیہ اور روس نے 1972ء کے معاہدے کو مزید بہتر بنایا اور اس پر دستخط کئے تھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ سالانہ ریلی۔ واقفین نو۔ شیخوپورہ شہر

○ خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے واقفین نو شیخوپورہ شہر کی سالانہ ریلی تین مختلف ایام 11، 15 اور 17۔ اگست 99ء کو منعقد ہوئی۔ اس ریلی کے دوران واقفین نو بچوں کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے نیز والدین کے درمیان بھی بعض مقابلہ جات کرائے گئے۔ واقفین اور واقفات کی الگ الگ ٹیمیں بنا کر مقابلہ جات کرائے گئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں لمبی دوڑ، مینڈک دوڑ، تین ٹانگ کی دوڑ اور غبارے میں ہوا بھرنا کے مقابلہ جات کرائے گئے۔ ریلی کا آغاز جنڈیالہ شیر خان کی سیر اور اجتماعی دعا سے ہوا۔ والدین میں مرد حضرات کے لئے میوزیکل چیئر اور خواتین کے لئے آلو چھیلنے کے دلچسپ مقابل ہوئے۔ 11۔ اگست کے اجلاس میں 36 واقفین نو 31 والدین اور 15 دیگر افراد نے شرکت کی اور کلوا جمیعاً پر اس اجلاس کا اختتام ہوا۔

دوسرے اجلاس میں واقفین نو بچوں کے درمیان علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں تلاوت، قرآن مجید، نظم، مقابلہ اذان، پیغام رسانی کے مقابلے شامل تھے۔ بچوں کو معیار اول اور دوم میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ ان مقابلہ جات میں 32 واقفین نو نے حصہ لیا۔ پیغام رسانی کے مقابلہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کی ٹیموں کا مقابلہ کرایا گیا جو کہ واقفات نو، نے جیت لیا۔

تیسرے اجلاس میں تقریری مقابلہ اور نصابی جائزہ کے مقابلہ کا انعقاد ہوا بڑے بچوں کے لئے صداقت حضرت مسیح موعود اور چھوٹے بچوں کے لئے سیرت النبی ؐ کا عنوان منتخب کیا گیا تھا۔ بچوں نے انتہائی ذوق و شوق سے ان مقابلوں میں حصہ لیا نصابی جائزہ کے مقابلہ میں تمام واقفین نو بچوں کی شرکت لازمی تھی اس مقابلے سے والدین کا جائزہ بھی ہو گیا کہ کہاں کہاں ابھی کمی ہے۔ اس مقابلہ کے بعد اختتامی اجلاس ہوا جس میں وکیل صاحب وقف نو نے بھی شرکت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد ریلی کی رپورٹ پیش کی گئی بعد ازاں وکیل صاحب وقف نو نے مختصر خطاب کے بعد بچوں میں انعامات تقسیم کیے اس اجلاس میں 45 واقفین نو بچوں اور 50 والدین نے شرکت کی۔ آخر میں دعا کے ساتھ اس ریلی کا اختتام ہوا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

محترم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب کی وفات

محترم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ابن محترم فضل حق صاحب سابق پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور حال آسٹریلیا 16- ستمبر 1999ء کو سڈنی آسٹریلیا میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ 1960ء کی دھائی میں بطور قائد ضلع لاہور خدمات دینیہ بجا لاتے رہے۔ 1969ء میں آسٹریلیا نقل مکانی کر گئے۔ اور ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے امیر رہے۔ آسٹریلیا کی بیت الذکر کی تعمیر میں اہم خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ مرحوم نے اپنے لواحقین میں تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ دو سال قبل ان کے ایک بیٹے احمد نصراللہ (نواسہ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب) کو ان کے گھر میں ہی (قربان) کر دیا گیا تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اپنے مغفرت و رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔

Psychiatrist

ماہر امراض ذہن

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمان Psychiatrist ماہر امراض ذہن مورخہ 26-9-99 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ عزیزہ حمیرا حفیظ صاحبہ بنت مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب آف نصیر آباد (عزیز) ربوہ جنرل ہسپتال راولپنڈی میں گذشتہ دو ہفتوں سے داخل ہیں۔ ان دنوں صحت بہت خراب ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مندرجہ ذیل مزید بیچلرز اور ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

بی فارمیسی۔ B.C.S. (کمپیوٹر سائنس) B.Sc. (الیکٹرانک انجینئرنگ) M.C.S.- M.B.A. داخلہ فارم و نمونہ ٹیسٹ HBL کی ان شاخوں سے دستیاب ہیں جن کی تفصیل روزنامہ جنگ مورخہ 23- ستمبر 99ء میں درج ہے۔ داخلہ ٹیسٹ مورخہ 17- اکتوبر صبح 8- بجے یونیورسٹی اولڈ کیمپس میں ہو گا۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15- اکتوبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

انٹرویو کارکن

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے بلڈ بنک میں کارکن کی آسامی کے لئے جن احباب نے درخواستیں دی ہیں ان کا انٹرویو 27- ستمبر 99ء بروز سوموار شام 7 بجے ایوان محمود میں ہو گا۔

(معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان)

شکریہ احباب و درخواست دعا

ہماری پیاری والدہ محترمہ فاطمہ نجم صاحبہ بیوہ مکرم نجم الدین صاحب مورخہ 15-9-99 کو طویل علالت کے بعد سوا چار بجے دن وفات پا گئیں۔ اناللہ..........

اس دردالم کی گھڑی میں ہم خاندان حضرت مسیح موعود اور دیگر احباب و خواتین کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ جنہوں نے ہماری والدہ صاحبہ کی وفات کے موقعہ پر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی! نیز ان احباب کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو ہماری والدہ محترمہ کی بیماری کے موقع پر اور بعد از وفات بذریعہ فون، خطوط اور دیگر ذرائع سے ہمارے اس غم میں شریک ہوئے۔ والدہ محترمہ کی بلندی درجات مغفرت اور ہماری جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالحمید کشمیری و غلام مصطفےٰ تبسم

29/1 دارالنصر غربی ربوہ

اعلان داخلہ

ہمدرد کالج آف ایسٹرن (Eastern) میڈیسن نے 5 سالہ بیچلر پروگرام میں داخلہ کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم F.Sc. (بیالوجی) کے ساتھ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم 150 روپے یا 200 روپے بذریعہ ڈاک ارسال کر کے مندرجہ ذیل سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(۱) کیمپ آفس ہمدرد سنٹر، الجید ناظم آباد نمبر3 کراچی فون 4-6616001

(۲) سٹی کیمپس۔ پلاٹ نمبر SNPA نمبر30 بلاک 7/8 ٹیپو سلطان روڈ آرام جی نگر کراچی فون 453447-4543210

مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- اکتوبر ہے۔ (نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان کشمیریوں کو روکے

بھارت نے پاکستان سے کہا ہے کہ وہ کشمیریوں کی طرف سے کنٹرول لائن عبور کرنے کے پروگرام کو روکے ورنہ اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری پاکستان پر عائد ہو گی۔ پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کو بھارت کے دفتر خارجہ میں طلب کر کے کہا گیا کہ کنٹرول لائن کے تقدس کو برقرار رکھنا اور اس کی خلاف ورزی کو روکنا واضح طور پر پاکستان کی ذمہ داری ہے۔

امریکہ کا خفیہ پیغام

بعض ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ پاک فوج کی قیادت کے نام امریکہ نے ایک خفیہ پیغام بھجوایا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ فوج سیاست سے دور رہے اور جمہوریت کا احترام کرے۔ امریکی حکام نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں جمہوریت کے خاتمے کا فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں۔ فوج سے کہا جا رہا تھا کہ ٹیکنو کریٹس کی حکومت قائم کر دی جائے۔ امریکی سینئر حکام کو پریشانی ہے کہ پاک فوج اپنی ذمہ داریوں سے ہٹ سکتی ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ ماضی میں واشنگٹن نے فوجی حکومتوں سے اچھے مراسم رکھے تھے۔

پاکستانی مقدمہ ناقابل سماعت

بھارت نے کہا ہے کہ پاکستان کا طیارہ جاسوسی کے مشن پر تھا۔ پاکستان کا بھارت کے خلاف مقدمہ ناقابل سماعت ہے۔ بھارتی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقعہ پر عالمی عدالت میں طیارہ مار گرائے جانے کا معاملہ اٹھانے کی پاکستانی کوشش محض احمقانہ پروپیگنڈہ ہے۔ اس معاملے سے مناسب طریقے سے نبٹیں گے۔

بھارت اور روس کا اتحاد

بھارت اور روس نے جنوبی ایشیا میں اپنے مشترکہ مفادات اور پاکستان کے خلاف مل کر کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ روس اور بھارت دونوں ملک مل کر اس کوشش میں ہیں کہ پاکستان کو دہشت گرد قرار دے دیا جائے۔

کشمیر کا حل چاہئے: امریکہ

امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا جلد سے جلد حل نکالنا چاہئے۔ ہمیں اس بات پر تشویش ہے کہ طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود مسئلہ ابھی حل طلب ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے یہ بات امریکی مسلمانوں کے ایک وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہی۔

جاپان کا مطالبہ مسترد

جاپان کی طرف سے سلامتی کونسل کی مستقل نشست حاصل کرنے کا مطالبہ مسترد کر دیا گیا۔ جاپان نے یہ معاملہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں اٹھایا تھا۔ جاپان نے امریکہ پر کڑی نکتہ چینی کی کہ امریکہ اقوام متحدہ کے واجبات ادا نہیں کر رہا۔

تائیوان میں مزید زلزلے

تائیوان میں ابھی تک پہلے زلزلے کے متاثرین بے گھر پھر رہے ہیں کہ دو اور زلزلوں سے ملک ایک بار پھر لرز گیا۔ ماہرین نے دو اور مزید طاقتور جھٹکوں کی پیش گوئی کی ہے۔ پہلے زلزلے میں مرنے والوں کی تعداد ایک ہزار سات سو بارہ ہو چکی ہے۔ زخمیوں کی تعداد 4 ہزار تک پہنچ گئی ہے جبکہ ابھی تک 3 ہزار افراد ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔

نیویارک میں مچھروں کے خلاف جنگ

نیویارک میں مچھروں کے خلاف کیمیائی جنگ لڑی گئی جس میں ہیلی کاپٹروں نے حصہ لیا۔ ان مچھروں پر ایک خطرناک بیماری پھیلانے کا بھی الزام ہے۔ جس سے دو عمر رسیدہ بوڑھے ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب مچھروں نے گنجان آباد علاقے میں پناہ لے لی ہے۔ انتظامیہ اب مزید حملوں کا پروگرام بنا رہی ہے۔

حماس کے رہنما اردن میں گرفتار

انتہا پسند فلسطینی تنظیم حماس کے تین بڑے رہنماؤں کو اردن ائرپورٹ پر گرفتار کر لیا گیا۔ خالد مشعل، ابراہیم خوشہ اور موسیٰ مرزوق کو عمان ائرپورٹ کے ٹرمینل میں ہی گرفتار کر لیا گیا۔ واضح رہے کہ اگست میں اردنی حکومت نے عمان میں حماس کے تمام دفاتر بند کر دیئے تھے۔ اب تک حماس کے 15- لیڈر گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

مشرقی تیمور میں 3 صحافی ہلاک

مشرقی تیمور میں اقوام متحدہ کی امن فوج کی آمد کے بعد تین صحافی قتل ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک برطانوی، دوسرا امریکی اور تیسرا ہالینڈ کا باشندہ تھا۔ تاہم امن فوج کی آمد کے بعد جنگلوں میں جان بچانے کے لئے چھپے ہوئے لوگ واپس آرہے ہیں۔ جنگلوں سے آنے والے بھوکے لوگوں کے گروہ نے ایک سرکاری گودام لوٹ لیا۔ یہ لوگ کئی دنوں سے بھوکے تھے۔ حکومت جنگل کے ساحلی علاقوں میں خوراک کے پیکٹ گرا رہی ہے۔ تاہم یہ کام بہت محدود پیمانے پر ہو رہا ہے۔ ابھی تک امن فوج کے جو ارا کین آئے ہیں ان میں صرف دو امریکی ہیں۔ دو سو امریکی فوجی جو اس فوج کا حصہ بنیں گے ابھی تک نہیں پہنچے۔

کیا آپ نے اپنے بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوائے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 23 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
24- ستمبر- غروب آفتاب- 6-05
25- ستمبر- طلوع فجر- 4-33
25- ستمبر- طلوع آفتاب 5-56

فوج سے کوئی خطرہ نہیں

وفاقی وزیر اطلاعات سید مشاہد حسین نے حکومت پاکستان کی طرف سے کہا ہے کہ فوج اور حکومت کے درمیان مکمل ہم آہنگی ہے۔ فوج سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انہوں نے وفاقی کابینہ کے اجلاس کے بعد صحافیوں کو جن میں غیر ملکی صحافی بھی بڑی تعداد میں موجود تھے' بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کا تختہ الٹے جانے کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔ حالہ امریکی بیانات پاک فوج کے خلاف نہیں بلکہ واشنگٹن کی یاترا کرنے والے ان سیاستدانوں کے خلاف ہیں جن کی نظر میں آئین کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ بینظیر بھٹو اور عمران خان ملک میں جمہوری نظام مستحکم کرنے کی خاطر امریکی حمایت حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔ عمران خود کو غیرت مند پاکستانی کہہ رہے ہیں مگر امریکہ جاکر وہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی امداد بند کردو۔

گندم کی امدادی قیمت میں اضافہ

وفاقی کابینہ نے گندم کی امدادی قیمت میں 25 روپے فی چالیس کلو اضافہ کر دیا ہے۔ کابینہ نے فیصلہ کیا کہ آٹے اور روٹی کی قیمت بڑھنے نہیں دی جائے گی۔ گندم کی قیمت میں اضافے سے ہونے والے اضافی اخراجات اڑھائی ارب روپے کے ہونگے۔ یہ رقم وفاقی حکومت اپنے وسائل سے ادا کرے گی۔ اس اضافہ سے کسانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ کابینہ کے اجلاس میں مضر صحت اور پرانی ادویات کی فروخت کا سختی سے نوٹس لیا گیا۔ غریب مریضوں کیلئے زندگی بچانے کی ادویات مفت فراہم کرنے کیلئے تجاویز مانگ لی گئیں۔ فلور ملز کے مالکان نے کہا ہے کہ اس سال آٹا مہنگا نہیں کریں گے۔

اقتصادی پابندیاں اٹھانے کی شرط

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے ہم اقتصادی پابندیاں اٹھائے جانے تک سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کریں گے۔ وزیر خارجہ نے نیویارک میں سات ممالک کے وزرائے خارجہ سے ملاقاتیں کیں۔ کشمیر افغانستان تحدید اسلحہ اور سی ٹی بی ٹی وغیرہ امور زیر بحث آئے۔ انہوں نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ اگر بھارتی وزیر خارجہ درخواست کریں تو ملنے کیلئے تیار ہوں۔

کلنٹن انتظامیہ کی کوششیں

پاک بھارت وزرائے خارجہ کی نیویارک میں ملاقات کرانے کیلئے امریکی صدر کی انتظامیہ کوششیں کر رہی ہے۔

حکومت اور اپوزیشن دونوں کو حیرت

امریکہ نے نواز حکومت کے حق میں جو بیان دیا اور فوج اور اپوزیشن کو جس طرح تنبیہ کی ہے اس سے اپوزیشن اور حکومت دونوں حیران ہیں۔ اس بیان کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیا جا رہا ہے۔ اس بیان کے خلاف اپوزیشن متحد ہو رہی ہے۔

وزیر اعظم کی صدر سے طویل ملاقات

وزیر اعظم نواز شریف نے صدر رفیق تارڑ سے طویل ملاقات کی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف بھی وزیر اعظم سے ملے۔ ایوان صدر کے ترجمان نے بتایا کہ صدر اور آرمی چیف میں ملاقات کا کوئی پروگرام نہیں۔

ریفرنس خارج کر دیئے گئے

چیف احتساب کمشنر نے نواز شریف' شیخ رشید اور حاکم علی زرداری کے خلاف ریفرنس خارج کر دیئے۔ نواز شریف کے خلاف ریفرنس معین الدین کو بھاری تنخواہ پر چیئرمین سی بی آر تعینات کرنے پر دائر کیا گیا تھا۔ اور وزیر اعظم پر اقربا پروری کا الزام لگایا گیا تھا۔ شیخ رشید پر ازدواجی حیثیت میں غلط بیانی سے کام لینے کا الزام تھا اور حاکم علی زرداری پر اثاثوں کے بارے میں غلط بیانی کا الزام تھا۔

شہباز شریف کی جنرل مشرف سے ملاقات

پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف نے آرمی چیف جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کی۔ آرمی چیف نے فوجی قیادت کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ سی ٹی بی ٹی اور امریکی بیان پر حکومت کے بڑوں نے غور و خوض شروع کر دیا ہے۔

بینظیر بھٹو کا بیان

قائد حزب اختلاف بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکمران صدر کلنٹن کے پاؤں پڑتے رہیں۔ مگر حکومت نہیں بچے گی۔ خارجہ پالیسی بری طرح ناکام ہو گئی ہے۔ پاکستان کو بہت جلد دہشت گرد ملک قرار دے دیا جائے گا۔ لندن میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ بھٹو کا قتل میرے خلاف سازش تھا۔ اگر برطانیہ قتل کی تحقیقات کرے تو تعاون کروں گی۔

زرداری کے وکلاء کا بائیکاٹ

منشیات کے کیس میں سیشن جج کے روبرو آصف علی زرداری کے وکلاء نے بائیکاٹ کر دیا عدالت نے کہا کہ سرکاری خرچ پر پینل بنائیں گے۔ فاضل جج نے سرکاری پینل کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ان وکلاء سے رائے حاصل کر لی گئی ہے۔ آصف زرداری کے وکلاء نے پریس کانفرنس میں الزام لگایا کہ سیشن جج کے حکم پر ہمیں جیل میں زرداری سے ملنے نہیں دیا گیا۔ وہ دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وکلاء تبدیل کر دیئے جائیں۔

لیگی ایم پی اے کے قتل کے ملزمان بری

دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے مسلم لیگ کے مقتول ایم پی اے غلام محمد سواگ کے قتل کے ملزموں کو شہادت میسر نہ آنے پر بری کر دیا۔ پولیس نے قتل کے الزام میں سات افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے تین کو گرفتار کر لیا تھا۔ تین اشتہاری تھے جبکہ چوتھا پولیس مقابلے میں مارا گیا تھا۔ خصوصی عدالت کے جج نے معقول شہادت نہ ملنے پر ملزمان کو باعزت بری کر دیا۔

پاکستان میں اللہ' آرمی' امریکہ

بی بی سی نے پاکستان کے سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اللہ' آرمی اور امریکہ بہت اہم ہیں۔ امریکی بیان پاکستان پر اسکی طاقت کی نشاندھی کرتا ہے۔ ایٹمی دھماکوں کے بعد امریکہ کا اثر رسوخ بہت بڑھ گیا ہے۔ ریڈیو تہران نے کہا کہ حکمرانوں نے امریکہ کو اتنے اختیارات دیئے ہیں کہ وہ اب اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتا ہے۔

حکومت کی آخری سانسوں کا ثبوت

پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ حکومت آخری سانسیں لے رہی ہے اور امریکی بیان اس کا واضح ثبوت ہے۔ پیپلز پارٹی نہ تو مارشل لاء کی حمایت کرتی ہے اور نہ ہی تین ماہ سے زیادہ کسی قومی حکومت کے حق میں ہے۔ حکومت کے خلاف احتجاج جاری رہے گا۔ نواز شریف کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیں گے۔

خطرہ ہے شرمندگی نہ ہو

ممتاز قانون دان' سپریم کورٹ بار کے سابق صدر اکرم شیخ نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ اپنے تنازعات کو عالمی عدالت میں چیلنج نہیں کر سکتا۔ بھارت کے ساتھ عالمی عدالت کا سمجھوتہ موجود ہے۔ عدالت جبراً اپنی حدود کا تعین نہیں کر سکتی۔ خطرہ ہے کہ ہمیں شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

پانی و بجلی کی وزارت لینے سے انکار

وفاقی وزراء چوہدری نثار اور چوہدری نادر پرویز نے پانی و بجلی کی وزارت لینے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ پھڈے والی وزارت ہے۔ چیئرمین زیادہ بااختیار ہیں۔

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
سندھی لونگ
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 212668
رہائش 212667

گیز برائے فوری فروخت
رقبہ 10 مرلے' محلہ دارالیمن شرقی' پختہ سڑک' بجلی' پانی' 6 کمرے' ایک برآمدہ دو غسلخانے فلش سسٹم' بس سٹاپ مین سرگودھا روڈ سے فاصلہ صرف 100 گز- نہایت کم قیمت پر
رابطہ- منیر ملک
051-282564, 04524-212426

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ 04524-213160

خوشخبری
وول- کاٹن- سلک- لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی- ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے- پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ- سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں-
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1- ربوہ فون 434

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61